اسلامک پروگرام والے چینل دیکھنا، دکھانا حرام

مفتی محمد اعظم (رضوی دار الافتاء بریلی شریف) کا اہم فتویٰ

اسلامک پروگرام دکھانے والے چینل دیکھنا کیسا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ آج کل ٹیلی ویژن پر مدنی چینل اور قیو ٹی وی وغیرہ کے ذریعہ دینی معلومات پر مشتمل مختلف قسم کے پروگرامات نشر کیے جاتے ہیں جن سے عامۃ الناس کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اگر یہ پروگرام نہ دیکھے جائیں تو لوگ بہت سے اہم مسائل سے لاعلم رہ جائیں گے۔ اب زید کا کہنا ہے کہ ان حالات میں ان پروگرام کی افادیت کے پیش نظر چینل پر مذکورہ پروگرام دیکھنے کی شرعاً اجازت ہونی چاہئے اور بکر کا کہنا ہے کہ ٹی وی پر کوئی بھی پروگرام دیکھنا جائز نہیں ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا قول درست ہے یا بکر کا؟ اگر بکر کا قول درست ہے تو وہ مبلغین جو چینلوں کے ذریعے تبلیغ کرتے ہیں وہ مرتکب حرام اور شرعاً گنہگار ہیں یا نہیں؟ کیا وہ اس قابل ہیں کہ انہیں امام ومقتدیٰ بنایا جائے؟ **المستفتی** : محمد شیر علی وحاجی چاند محمد گوری گنج بنارس

الجواب : بعون الملک الوهاب - آفت مردوزن ٹیلی ویژن چھوٹی سائز کا سینما ہے متعدد حراموں کا مجموعہ ہے۔ تا کیز میں جا کے سینما دیکھے یا اپنے گھر بہر حال سینما دیکھنا حرام ہے۔ جاندار کی تصویر دستی ہو یا عکسی، دیر پا ہو یا سریع الزوال بہر صورت اس کا دکھانا دیکھنا حرام ہے اگر مثلاً ممبئی کے فلم ساز کوئی ایسی فلم بنائیں جس میں تمام خرافات وشیطانی حرکات کے ساتھ ساتھ کسی نمائشی مولانا کی ۱۵/۲۰ منٹ کی دینی تقریر بھی مع تصویر سنائی جائے تو کیا اس تقریر کی وجہ سے اس فلم کا دیکھنا جائز ہو جائے گا؟ اس بکواس کی وجہ سے کہ ٹیلی ویژن والی اس تقریر سے دینی مسائل معلوم ہوتے ہیں، کیا دینی مسائل کتابوں کے ذریعہ یا علمائے کرام اور مفتیانِ عظام کی بغیر تصویر والی تقریر کے ذریعہ یا معلموں استادوں کے ذریعہ یا دیگر جائز ذرائع سے معلوم نہیں ہو سکتے اور جب ٹیلی ویژن نہ تھا تو کیا اُس زمانے کے لوگوں کو مسائل دین کی تعلیم نہیں دی جاتی تھی؟ جب تعلیم دین کا جائز ذریعہ موجود ہے تو ناجائز ذریعہ کی بلا میں مبتلا ہونے کی ضرورت کہاں رہی؟ جب یہ بھی دین کا ایک مسئلہ ہے کہ ناجائز طریقے سے دینی تعلیم نہ دی جائے تو اس مسئلے کو مسلتے ہوئے ٹیلی ویژن پر دینی تقریر مع تصویر سنانا کیسے جائز ہو جائے گا۔

معلوم ہونا چاہئے کہ شریعت مطہرہ نے بہت ساری ایسی چیزوں کو بھی حرام فرما دیا ہے جن میں فائدہ کم اور گناہ وفساد زیادہ ہے جیسے شراب اور جوا۔ قرآن کریم میں ہے وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا یعنی شراب وجوا کا گناہ وفساد زیادہ بڑا ہے ان کے فائدہ سے۔ شراب میں کچھ فائدہ ہے پینے سے نشہ آیا تو فکر وغم کم ہو جاتا ہے مگر اس کا نقصان وفساد زیادہ ہے کہ جب نشہ ہو گیا تو عقل مختل ہو گئی تو آدمی قتل کر دے یا کوئی حرام کام کر بیٹھے یا اپنے کو ہلاک کر دے۔ نشہ بے شمار فساد کا سبب ہے اسی طرح جوا میں بھی کچھ نفع ہے مگر اس کا فساد زیادہ ہے تو جس چیز میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو اس چیز کو بھی شریعت مطہرہ نے ناجائز فرما دیا ہے۔

مانا کہ ٹیلی ویژن والی تقریر مع تصویر سے کچھ فائدہ ہے مگر حرام تصویر کے ساتھ تقریر سننا اور تصویر دیکھنا حرام اور تقریر سے پہلے اور بعد میں ٹی وی پر جو فحش شیطانی حرکات پر مشتمل تصاویر اور آوازیں دیکھی اور سنی جاتی ہیں وہ سب حرام۔ ان سب فسادات کے ہوتے ہوئے ٹیلی ویژن والی تقریر مع تصویر کو جائز بتانے کی کوشش ایسی ہے جیسے کوئی کہے کہ شراب وجوا جائز ہونا چاہئے کہ ان دونوں چیزوں میں کچھ فائدہ ہے کہ شراب پینے سے سرور ہوتا ہے اور جوا کھیلنے سے بغیر محنت ومشقت کے بغیر مال حاصل ہو جاتا ہے لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم.

خلاصہ حکم یہ ہے کہ مدنی چینل نام رکھا جائے یا کچھ یا قیو ٹی وی بہر حال ٹی وی پر مع تصویر تقریر سننا سنانا ناجائز جیسے کوئی جوا کا نام تجارت بزنس رکھ دے اور شراب کو ٹانک نام رکھ دے تو اس سے جوا اور شراب حلال نہ ہوں گے ایسے ہی مدنی چینل نام رکھ دینے سے بھی یہ چینل جائز نہ ہوگا۔ ہر پڑھا لکھا مسلمان جانتا ہے کہ جو چیز گناہ ناجائز وحرام ہے اس کا علانیہ مرتکب فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام ومقتدیٰ بنانا سخت ناجائز وگناہ ہے: لِاَنَّ فِيْهِ تَعْظِيْمَهٗ وَقَدْ وَجَبَ اِهَانَتُهٗ کیونکہ فاسق معلن کی اس میں تعظیم ہے اور اس کی تعظیم نہ کرنا واجب ہے۔ آج شامت نفس سے کتنے مسلمان تا کیز میں جا کر سینما دیکھتے ہیں اور ناجائز سمجھتے ہوئے دیکھتے ہیں کتنے ایسے ہیں جن کے اندر کچھ خوف خدا ہے چھپ چھپا کر دیکھتے ہیں جائز ہرگز نہیں جانتے اور ناجائز کو جائز سمجھ کر دیکھنا بہت اشد ہے، کفر کی طرف لے جانے والی راہ ہے۔ اگر شیطان ونفس کی شامت سے ٹی وی دیکھ لے کسی نمائشی مولانا کی تصویر والی تقریر سن لے ناجائز سمجھتے ہوئے تو گناہ ہے اور اس ناجائز کو جائز کرنے اور سمجھنے کی کوشش کی تو بہت خطرناک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے

اور گناہوں سے بچائے۔ کتنے بے حیا بے غیرت ایسے ہیں کہ بی بی، بہو، بیٹی، بیٹے کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھتے ہیں۔ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِيْظ.

کبھی کبھی چندہ وصول کرنے والے مولانا کسی مالدار کے یہاں رسید لے کر پہنچے تو سیٹھ صاحب چائے وغیرہ پلانے کے بعد اپنی مالداری کے دم کے ساتھ کہنے لگتے ہیں کہ مولانا صاحب چندہ لیجئے گا پہلے یہ بتایئے کہ ٹی وی پر جو دینی تقریر آتی ہے فائدہ کی چیز ہے اور آپ فتویٰ بھی لکھتے ہیں کوئی ایسی گنجائش نکالیے کہ یہ جائز ہو جائے تو یہ مولانا مفتی صاحب سیٹھ صاحب کا رخ سمجھ کر اور زیادہ چندہ ملنے کی فضا دیکھ کر کہتے ہیں کہ آپ ایک سوال لکھ دیجئے میں اپنے مدرسہ میں جا کر ٹیلی ویژن اور قیو ٹی وی کے جواز کا فتویٰ لکھ دوں گا۔ اب تو یہ ایک ضرورت بن گئی ہے۔ بس لمبی رقم کی رسید بن گئی اور مدرسہ میں جا کر بہت جلد کھٹ سے فتویٰ صادر کر دیا کہ ٹی وی پر دینی تقریر مع تصویر سننا ضرورت ہے اس لئے جائز ہے کہ اس میں فائدہ ہے اور حوالہ میں الاشباہ والنظائر کی یہ عبارت اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ. بھی بے سمجھے لکھ دی۔ آج کل کچھ اسی قسم کے نام کے مفتی اس عبارت کو لے کے کثیر ناجائز چیزوں کو جائز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فقیر ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب اس فتوے کے بعد ایک مفصل فتویٰ شائع کرے گا، سوال مذکور کے جواب میں جس میں اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ کا مطلب اور موقع خوب اچھی طرح بیان کرے گا۔ بکر کا قول درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

محمد اعظم غفرلہٗ

رضوی مرکزی دار الافتاء حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ بریلی شریف

۶ رجمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

❖❖❖